General Instructions

Name: Syeda Sundas Fakhir
Batch no: 66
Subject: Islamic Studies

15

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

DATE:

کائنات ہے اور اُس کے ساتھ کوئی
شریک نہیں ہے قرآن کی سورت
اخلاص میں اللہ کی یکتائی کا ذکر ہے

← ترجمہ:
"اللہ تعالیٰ ایک ہے
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے نہ
وہ کسی سے پیدا ہوا۔
اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے"

← قادرِ مطلق:
اللہ تعالیٰ اکیلے ہی قادر
مطلق ہے۔ جبکہ دنیا کے باقی
مذاہب میں طاقت تقسیم کی
ہوئی ہوئی ہے۔
مثلاً:
"اچھائی کا خدا، بُرائی کا خدا، آگ
کا خدا، پانی کا خدا وغیرہ۔
مگر اللہ تعالیٰ اکیلے ہی
تمام کائنات کا خالق و مالک ہے

← نظام ہستی چلانے والا:
اللہ تعالیٰ اکیلے ہی اس
تمام کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔
یہ دن رات کا بدلنا، یہ بارشوں
کا ہونا، غلہ اُگنا وغیرہ۔

← قانونِ قدرت:
اللہ تعالیٰ واحد، اکیلا ہی

M T W T F S DATE:

کائنات کے تمام قوانین قدرت میں مداخلت کرنے والا ہے۔

دائمی ہے:

اللہ تعالیٰ اکیلے ہی دائمی ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کے علاوہ کائنات کی ہر چیز نے فنا ہونا ہے۔

اسلام میں توحید کا تصور:-

اسلام میں لفظ توحید وحد سے بنایا گیا ہے جس کے معنی "اکیلا" کے ہیں۔ اسلام میں توحید بہت اہمیت کا حامل ہے۔ توحید اسلام میں ہونے کا دروازہ ہے۔ ارکان اسلام میں پہلا رکن کلمہ اس کا پہلا اہم جز توحید کو بیان کرتا ہے۔

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

اس لحاظ سے اسلام میں توحید مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔

توحید کی اقسام:

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں اس کی صفات میں اور اس کی عبادت میں ایک جاننا اور ماننا توحید کہلاتا ہے اس سے توحید کے تین پہلو سامنے آتے ہیں۔

DATE:

① توحید فی الذات
② توحید فی الصفات
③ توحید فی العبادت
④ توحید فی افعال

توحید فی الذات:-

اللہ تعالیٰ کو اس کی ہستی اور وجود میں ایک جاننا اور ماننا توحید فی الذات کہلاتا ہے۔
قرآن کی سورت الاخلاص اس بات کی گواہی دیتا ہے۔
ترجمہ:
"اللہ ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"

توحید فی الصفات:-

ترمذی کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے 99 اسماء بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ اسم ذات ہے۔ باقی تمام کوئی نہ کوئی صفت کو بیان کرتا ہے۔ اللہ کا مطلب معبود حقیقی ہے یعنی واقعتاً جو ذات عبادت کے لائق ہے۔
سورۃ لقمان کی آیت نمبر 27 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے
"اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن اور سات سمندر اور اس کے ساتھ آ کر مل جائیں اللہ کی باتیں ختم نہیں ہونگی۔ بے شک

M T W T F S DATE:

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی صفات بھی اسکی
ذات کی طرح ازلی اور ابدی ہیں
کوئی ان میں شریک نہیں۔ وہ ذات
رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالک، خالق،
رازق، علیم، قہار و جبار ہے۔ غرض یہ
کہ کائنات کی ہر شے اللہ کی صفات
کی مظہر لگتی ہے۔

القرآن:
قرآن کی سورۃ السجدہ میں
آیت نمبر ۷ میں اللہ فرماتا ہے کہ
اس نے جو چیز بھی بنائی ہے مکمل
کامل حالت میں بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی کاملیت کا سب سے بڑا شہکار
انسان ہے۔
سورۃ التین، آیت نمبر ۴:
"یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت
میں پیدا کیا ہے۔"

توحید العبادت:۔

عبادت صرف اسی ہستی کی
کی جاسکتی ہے جو اپنی ذات و صفات
میں یکتا اور بے مثل ہو۔ تمام تعریفیں
اور عبادت اللہ ہی کے لئے ہیں۔
وہی معبود حقیقی ہے۔
لا الٰہ الا اللہ۔

M T W T F S DATE:

توحید فی افعال:

جو کام اللہ کر سکتا ہے وہ
اور کوئی نہیں کر سکتا۔
مثلاً:
زندگی دینا، موت دینا وغیرہ۔
موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا
سورۃ یٰسین میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ کن اور وہ فیکون
ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی میں توحید کی اہمیت:

انسانی زندگی میں توحید کی
اہمیت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے
ایک ہے اور اس کا انسان کی زندگی
پر گہرا اثر ہے۔

1. روحانی اور اخلاقی بنیاد:

توحید انسان کے روحانی اور اخلاقی
زندگی کا محور ہے۔ توحید کا عقیدہ انسان
کو یہ یقین دیتا ہے کہ وہ صرف ایک
ہی خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔
جو علیم و خبیر ہے۔ یہ یقین انسان
کو اخلاقی طور پر مضبوط بناتا ہے
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے
ہر عمل کا محاسبہ ہوگا۔ یہ عقیدہ انسان
کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرتا ہے
اور اسے گناہوں سے بچنے کی
ترغیب دیتا ہے۔

2. زندگی کا مقصد اور معانی :-
توحید انسان کو اس کی زندگی
کا مقصد سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ
عقیدہ انسان کو بتاتا ہے کہ وہ
اس دنیا میں کسی خاص مقصد اللہ
کی عبادت اور اس کی رضا حاصل
کرنا ہے۔ اس سے انسان کی زندگی
میں واضح معانی اور سمت آجاتی ہے

3. سماجی عدل و انصاف :-
توحید انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ
تمام انسان برابر ہیں کیونکہ سب کا
خالق ایک ہی ہے۔ یہ عقیدہ انسانوں
کے درمیان فرق اور امتیاز کو ختم
کرتا ہے اور مساوات کی انصاف کو
فروغ دیتا ہے۔ توحید کی تعلیمات
میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی انسان
کو دوسرے انسان پر رنگ، نسل یا مال
کی بنیاد پر فوقیت نہیں حاصل ہے۔

4. ذہنی سکون اور اطمینان :-
توحید کا عقیدہ انسان کو ذہنی
سکون عطا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا
ہے کہ اس کی زندگی کے تمام معاملات اللہ
کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ عقیدہ اسے
مصیبتوں میں صبر کرنے اور اللہ کی
رضا پر راضی رہنے کا حوصلہ دیتا ہے۔
اس طرح توحید انسان کو مایوسی اور
بے چینی سے نجات دلاتی ہے۔

5. معاشرتی اور عالمی امن:

توحید کا عقیدہ عالمی امن کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو نفرت، تعصب اور جنگوں سے بچاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سب انسان اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں۔ توحید انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرے اور ان کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آئے۔

6. عبادت اور اطاعت:

توحید انسان کو صحیح عبادت کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو شرک سے روکتا ہے اور صرف اللہ کی عبادت کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اس سے انسان کی عبادت خالص اور پر خلوص ہو جاتی ہے اور وہ صرف اللہ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے

7. آخرت کی کامیابی:

توحید کا عقیدہ آخرت میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ نے بار بار اس بات کی وضاحت کی ہے کہ توحید پر ایمان رکھنے والے ہی آخرت میں کامیاب ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے

M T W T F S DATE:

خلاصہ:

توحید انسانی زندگی کی ہر سطح پر ایک مثبت اثر ڈالتی ہے۔ خواہ وہ روحانی ہو، اخلاقی ہو، سماجی ہو یا ذہنی۔ یہ عقیدہ انسان کو ایک مکمل اور پر امن زندگی گزارنے کی راہ دکھاتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

سوال نمبر 4

اسلام میں صوم (روزہ) کے فلسفے پر تفصیل سے بحث کریں۔ اس کے ~~اصول~~ اصول، تعامل اور بیان، سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں۔

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور اس کا فلسفہ اسلامی ~~زندگی~~ عقیدے اور عمل میں گہری جڑیں رکھتا ہے۔ روزہ صرف بھوک اور پیاس سے پرہیز کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عبادت ہے جس کا مقصد انسان کو روحانی، اخلاقی اور سماجی سطح پر بہتر بنانا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 183 میں اللہ فرماتا ہے۔

"اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

DATE:

اس کے اجر فرمایا:
"جس نے یہ مہینہ (رمضان) پایا
اسے روزہ رکھنا ضروری ہے"

حضور کریم ﷺ نے فرمایا:
"جس نے پورے خلوص اور ایمان
کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس
کے جو گناہ پہلے ہو چکے وہ بخش
دیئے گئے"

انسان کی تربیت کا ذریعہ:

روزہ انسان کی تربیت کا ایک
بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے انسان
جسمانی اور قلب وذہن کی غلاظتوں
سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس مہینہ میں
روحانی پاکیزگی کا پورا سامان مہیا ہوتا
ہے۔ رمضان کے روزے ایک منظم
آموزش صبر اور تربیت کا انتظام فراہم
کرتے ہیں۔

1 ## روحانی اثرات:

اللہ کے قریب ہونا:

روزہ کا بنیادی مقصد انسان کو
اللہ کے قریب کرنا ہے۔ روزہ دار اپنے
نفس کو اللہ کی خوشنودی کے لیے قابو
میں رکھتا ہے جو اس کی روحانی ارتقا
کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرآن میں اللہ نے
فرمایا:

سورۃ البقرہ: آیت 183

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

تقویٰ کا حصول:

روزہ انسان کو تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اور اس کی رضا کے لیے اعمال کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ جب انسان روزے کی حالت میں اپنی خواہشات پر قابو پاتا ہے تو وہ اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے جس سے اس کا اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

2 اخلاقی اثرات:

ضبط نفس:

روزہ ایک عملی تربیت ہے جو انسان کو ضبط نفس سکھاتا ہے۔ جب انسان بھوک، پیاس اور دیگر جسمانی خواہشات پر قابو پاتا ہے، تو اس کے اخلاقی عزم میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ضبط نفس انسان کو زندگی کے دیگر میدانوں میں بھی اخلاقی طور پر مضبوط بناتا ہے۔

غصے اور برائیوں سے بچاؤ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"روزہ ڈھال ہے، تو جب تم میں سے کوئی روزے میں ہو تو وہ نہ فحش کلامی کرے اور نہ شور شرابہ کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔" (صحیح بخاری)

DATE:

یہ حدیث انسان کو سکھاتی ہے کہ روزے کے دوران غصہ یا دیگر برائیوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔

3. سماجی اثرات:

بھوک اور پیاس کی تکلیف کو سمجھنا:

روزہ انسان کو بھوک اور پیاس کی تکلیف سے آشنا کرتا ہے جس سے وہ غریبوں اور محتاجوں کے حالات کو سمجھ سکتا ہے۔ اس احساس سے معاشرتی ہمدردی اور دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

مساوات اور اتحاد:

روزہ مسلمانوں کے درمیان مساوات اور اتحاد کا باعث بنتا ہے۔ جب امیر اور غریب، جوان اور بوڑھے سب ایک ساتھ روزہ رکھتے ہیں، تو معاشرتی تفریق ختم ہو جاتی ہے اور ایک ہی مقصد کے تحت سب متحد ہوتے ہیں۔

قرآن اور حدیث میں روزے کا فلسفہ:

قرآن مجید:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کا فلسفہ یوں

بیان کیا ہے

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے"

رمضان میں روزے کا مقصد

انسان کو قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تربیت دینا ہے

حدیث نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں"

یہ حدیث روزے کی روحانی اہمیت اور آخرت میں کامیابی کے لئے اس کی ضرورت کو بیان کرتی ہے

||———||———||